امام (وقت) مجتہد (العصر) ابو عبداللہ المازری، جو اہل علم کا سہارا اور شہروں (عوام الناس) کے سے مرکز تھے۔ سارے عالم میں ایسے مشہور ہوئے کہ مذہب میں آپ کو امام شمار کیا گیا۔ اس لئے کہ آپ نے اس کے مسائل کی باگ ڈور سنبھالی تھی۔

الورتلانی نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے۔

الامام النظار المجتہد القوی الباع فی تحقیق النظر ابو عبداللہ محمد بن علی التمیمی المازری[1] ....الخ

امام دقیق النظر، مجتہد تحقیق وتدقیق میں قوی اور طاقت ور ابو عبداللہ محمد بن علی التمیمی المازری الخ

درحقیقت ہمیں اس بات کی ضرورت ہی نہیں کہ امام صاحب کے مرتبۂ علیا کے ثبوت کے لئے مورخین کی شہادتیں اور علماء کی ثنا خوانی پیش کریں۔ جب کہ ان کی قیمتی کتابیں ہمارے سامنے ہیں۔ اور وہ خود آپ کی عظمت اور عالمی شہرت کی قوی دلیلیں ہیں۔ جن کی وجہ سے آپ کو اپنے زمانے کی علمی قیادت بلا اختلاف ملی۔

امام صاحب کے علمی آثار | امام صاحب نے اپنے پیچھے ایک وسیع تحریری ذخیرہ چھوڑا ہے۔ یہاں ہم ان کے چند علمی آثار کا ذکر کریں گے۔ جو آسانی سے ہمیں دستیاب ہوسکے ہیں۔

۱۔ المعلم بفوائد مسلم :- یہ صحیح مسلم کی پہلی شرح ہے جس کے بارے میں علامہ ابن خلدون اپنے مقدمے میں یوں لکھتے ہیں۔

واما صحیح مسلم فکثرت عنایۃ علماء المغرب بہ واکبوا علیہ واجمعوا علی تفضیلہ ...... واملی الامام المازری من کبار فقہاء المالکیۃ علیہ شرحاً وسماہ "المعلم بفوائد مسلم" اشتمل علی عیون من علم الحدیث وفنون فی الفقہ، ثم اکملہ القاضی عیاض بعدہ وتممہ وسماہ اکمال المعلم

اور صحیح مسلم پر علماء مغرب نے اکثر اپنی توجہات مرکوز رکھیں۔ اور اس کی فضیلت پر متفق رہے۔

امام المازری نے جو کبار فقہائے مالکیہ میں سے ہیں۔ اس پر ایک شرح لکھوائی جس کا نام "المعلم بفوائد المسلم" رکھا۔ یہ شرح علم حدیث کے بعض سرچشموں اور فقہ کے مختلف فنون پر مشتمل ہے۔ بعد ازاں قاضی عیاض نے اس کو مکمل کیا۔ اور اسے "اکمال المعلم" کا نام دیا۔[2]

عبدالوہاب پاشا ابن خلدون کی رائے پر جرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں :-

وغفل ابن خلدون فی تعریفہ بشرح المازری عن انہ اشتمل ایضاً علی مسائل کثیرۃ فی اصول الکلام وابحاث قیمۃ فی الانظمۃ الاسلامیۃ۔ ومسائل الخلاف کمسالۃ الاجتہاد والامامۃ وشروط البیعۃ والمفاضلۃ بین الصحابۃ وجواز الجوسسۃ فی الحروب وغیرھا مما یطول تعدادہ"[3]

---

[1] نزہۃ الانظار المعروف برحلۃ الورتلانی حسین بن محمد ص ۲۹ مطبوعہ الجزائر [2] مقدمہ ابن خلدون ص ۴۱۹، مطبوعہ مصر ۱۳۲۰ھ